حرف اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمۂ قرآن کریم سمر کیمپ

علوم شرعیہ دو قسم کے ہیں' ایک علومِ عالیہ اور دوسرے علومِ آلیہ۔علوم عالیہ سے مراد قرآن و سنت ہیں جن کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس دنیا کی رہنمائی کے لیے نازل کیا۔قرآن و سنت میں اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایات اور احکامات کے فہم کے لیے جن علوم کی ذریعہ و اسباب کے طور پر تعلیم دی جاتی ہے وہ علومِ آلیہ کہلاتے ہیں' جن میں صرف' نحو' بلاغہ' اصولِ فقہ' اصولِ حدیث' اصولِ تفسیر وغیرہ شامل ہیں۔اصل علم قرآن و سنت ہی ہے' باقی علوم کی حیثیت ان کے خادم کی سی ہے' لہٰذا ہر دینی ادارے یا مدرسے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے نصابِ تعلیم میں اصل اہمیت قرآن و سنت کی تعلیم کو دے۔دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ عام طور پر مدارسِ دینیہ میں علومِ آلیہ کی تعلیم تو بہت اچھی طرح دی جاتی ہے لیکن ان علوم کی قرآن و سنت کی نصوص پر تطبیق نہیں کروائی جاتی کہ جس کے لیے یہ سارے علوم پڑھائے گئے تھے۔مثال کے طور پر علم بلاغہ ہی کو لیں' مدارس دینیہ میں اس علم کو پڑھاتے وقت عام طور پر جو کتب نصاب میں شامل ہوتی ہیں ان میں اس علم کی مختلف اصطلاحات کو سمجھانے کے لیے عربی اشعار سے مثالیں بیان کی جاتی ہیں جو عموماً طلبہ کے پلے نہیں پڑتیں۔لیکن اگر اسی علم کو پڑھاتے وقت قرآنی آیات پر اس کی تطبیق کروائی جائے' جیسا کہ امام سیوطیؒ نے 'الاتقان' اور امام زرکشیؒ نے 'البرھان' میں کیا ہے' تو طلبہ کے لیے اس علم کی بنیادی اصطلاحات کا سمجھنا کئی گنا آسان بھی ہو جائے گا اور اس سے وہ مقصود بھی حاصل ہو گا جس کے لیے علم بلاغہ پڑھایا جا رہا تھا۔اسی طرح کا معاملہ علم صرف ونحو کا ہے کہ اس علم کو پڑھاتے وقت بھی عام طور پر جو مثالیں بیان کی جاتی ہیں وہ عربی زبان وادب کی ہوتی ہیں نہ کہ قرآن وسنت کی۔مثال کے طور پر 'شرح مائۃ عامل' کی تعلیم کے دوران طالب علم کو یہ تو پڑھا دیا جاتا ہے کہ 'باء جارۃ' کی دس اقسام ہیں یا سترہ ہیں' لیکن ان اقسام کو سمجھانے کے لیے نہ تو قرآن وسنت سے مثالیں لائی جاتی ہیں اور نہ ہی بعد ازاں قرآن وسنت پر ان اقسام کی تطبیق کروائی جاتی ہے۔

(باقی صفحہ 64 پر)